امیر ضروری ہے یا شوری یا دونوں ہونا ضروری ہے

اس مضمون میں 3 آیتیں، اور 13 حدیثیں ہیں

نوٹ : یہ تحریر اپنے ایک عزیز کے علاقائی مدرسے کے لئے لکھی ہے، عام ادارے اس سے استدلال نہ کریں، اور نہ اپنے اوپر قیاس کر کے ناراض ہوں
یہ مسئلہ دنیا میں بہت اختلافی ہے اس لئے کوئی غلطی ہوگئی ہو میں تو پہلے ہی معافی چاہتا ہوں

مکرمی جناب حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا
خدمت اقدس میں عرض یہ ہے کہ
میرے گاؤں کے قریب ایک بزرگ نے ایک مدرسہ بنایا تھا، اور اس کے ساتھ ایک ادارہ بھی تھا، بزرگ نے ادارے کو چلانے کے لئے ایک شوری بنائی تھی، اور بزرگ صاحب خود اس ادارے کے امیر تھے،، اس شوری میں بزرگ کے معتقد لوگ تھے، اور شاگرد قسم کے حضرات کو رکھا تھا، اس لئے جب تک بزرگ زندہ رہے تو کوئی اختلاف نہیں ہوا، لوگ مشورہ دیتے، اور آخیر میں

حضرت جو فیصلہ کر دیتے سب مان لیتے تھے، حضرت کے رعب کی وجہ سے اور دبدبہ کی وجہ سے کوئی اختلاف نہیں کرتا تھا

لیکن کچھ سالوں پہلے بزرگ کا انتقال ہوا، ان کے تین بیٹے ہیں، ان میں سے ایک ایسا تھا جس کو اہتمام سنبھالنے کے لئے دفتر میں رکھا تھا، یہ مولانا بھی تھے، اور تھوڑے ہوشیار بھی، انہوں نے اپنی شوری بنائی، اس میں بزرگ ہی کے ان لوگوں کو رکھا جو ان کی بات مان کر چلتے تھے، کیونکہ ان کو خطرہ تھا کہ سب کو رکھیں گے تو کچھ لوگ مشورے میں ٹانگ اڑائیں گے، اور کوئی فیصلہ نہیں ہونے دیں گے، جس سے ادارہ میں اختلاف ہوگا، اور ادارہ یا تو ختم ہو جائے گا، یا بہت کمزور پڑ جائے گا چنانچہ یہ خود امیر بنے، اور اپنی شوری بنائی، اور اس شوری میں بزرگ ہی کے اکثر لوگوں کو رکھا

اب جو بزرگ کے دوسرے بیٹے تھے، انہوں نے بھی شوری بنائی، اور اپنی شوری کو کافی مضبوط کی اس دوسری شوری نے

[۱]--ایک بات تو یہ کی پہلی شوری صحیح نہیں ہے، اس میں یہ یہ خامیاں ہیں

[۲]--اور دوسری بات یہ کی، پہلے بیٹے کی امارت صحیح نہیں ہے، شریعت میں شوری ہے، امارت نہیں ہے

[۳]--اور تیسری بات یہ کی پہلے بیٹے کے کچھ جملوں کو لیکر فرمانے لگے کہ یہ بزرگوں کے منہج پر نہیں ہیں، اس لئے ہم لوگ اس پر نہیں چلیں گے

ہم لوگ دونوں جماعتوں کے لوگوں کا احترام کرتے ہیں، کیونکہ دونوں میں حضرت صاحب کے

خدام ہیں اور واقعی وہ بزرگ لوگ ہیں

ہمارے کچھ ساتھی ہیں جو پریشان ہیں، میں انکی تسلی کے لئے اور خود اپنے لئے یہ رہنمائی مانگ رہا ہوں۔کوئی صاحب اس سوال کو اور اس جواب کو بڑے ادارے پر محمول نہ کریں، اور نہ اس پر قیاس کر کے ناراض ہوں

سوال

اب یہ بتائیں

[۱]۔۔شریعت میں امارت ہے، یا شوری ہے، یا دونوں ہیں

[۲]۔۔پہلی شوری اور امارت جو بن چکی ہے، اور ادارے پر قابض بھی ہے وہ صحیح ہے یا دوسری شوری صحیح ہے، ہم کس کی حمایت کریں

[۳]۔۔کیا کچھ مبہم جملے جو منہ سے نکل گئے ہوں اس سے وہ امارت کے قابل نہیں رہے، یا گناہ کبیرہ کریں گے ، یا گناہ کبیرہ کا حکم دیں گے تب جا کر امارت سے معزول ہوں گے

[۴]۔۔اگر یہ بیٹے اپنے کہے ہوئے جملوں سے رجوع کر لیں، کیا تب بھی وہ امارت کے قابل نہیں رہیں گے؟

مفتی صاحب قرآن وحدیث سے ہمیں بتائیں، مہربانی ہوگی

ہم علاقے والے اس جھگڑے سے بہت پریشان ہیں،

سائل [مولانا] ساجد،

امیر کے ساتھ شوری ہونا ضروری ہے

الجواب

صرف امیر ہونا کافی نہیں ہے، بلکہ امیر کے ساتھ شوری ہونا ضروری ہے

کیونکہ شریعت اس بات پر زور دیتی ہے کہ ایک امیر ہو، اور اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ امیر کے ساتھ شوری ہو جس سے مشورہ کر کے امیر کوئی فیصلہ کرے

کیونکہ ایک آدمی تنہا فیصلہ کرے گا تو ہوسکتا ہے کہ کسی گوشہ پر نظر نہ گئی ہو، اور فیصلہ کر دیا ہو تو اس سے امت کو نقصان ہوگا، اس لئے اس کو صحیح مشورہ دینے کے لئے نیک اور تجربہ کار مشورہ دینے والے ضروری ہیں

اور اس کی بھی ضرورت ہے کہ کوئی ایک آدمی امیر ہو تا کہ اختلاف رائے کے وقت وہ ایک صحیح فیصلہ کر سکے، اسی لئے حضرت ابو بکرؓ امیر المومنین تھے، پھر حضرت عمرؓ امیر المومنین بنے، پھر حضرت عثمانؓ امیر المومنین بنے، پھر حضرت علیؓ امیر المومنین بنے، اور پوری امت نے ان کے امیر ہونے پر اتفاق کیا

اس لئے ایک امیر ہونا بھی ضروری ہے، اور ان کا شوری ہونا بھی ضروری ہے

شوری ہونے کی دلیل یہ ہیں

1 --و امرهم شورى بينهم ۔(الشوری ۴۲،آیت ۳۹)

ترجمہ :اوران کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں

اس آیت میں اشارہ ہے کہ شوری ہونی چاہئے

2 --فاعف عنهم و استغفرلهم و شاورهم في الامر فاذا عزمت فتوكل على الله ۔ (ال عمران ۳،آیت ۱۵۹)

ترجمہ:لهذا ان کو معاف کردیں،ان کے لئے مغفرت کی دعا کردیں،اوران سے اہم معاملات میں مشورہ لیتے رہیں،پھر جب آپ رائے پختہ کرکے کسی بات کا عزم کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں

اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ شوری ہونی چاہئے

1 --علیؓ قال قلت يا رسول الله ان نزل بنا امر ليس فيه بيان امر و لا نهى فما تأمرنا ؟ قال: تشاورون الفقهاء و العابدين ، و لا تمضوا فيه رأى خاصة ۔(طبرانی اوسط،باب من اسمہ احمد،جلد۲،ص۱۷۲،نمبر ۱۶۱۸)

ترجمہ :حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ،میں نے پوچھا یا رسول اللہ اگر کوئی ایسی بات پیش آجائے جس میں امر،یا نہی،نہیں ہے تو آپ مجھے کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟،آپؐ نے فرمایا کہ فقہاء اور عبادت گزاروں سے مشورہ کرلیں،اورکسی خاص آدمی کی رائے پر فیصلہ نہ کریں۔

2۔۔عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ من اراد امرا فشاورفيه امر مسلما وفقه الله لارشد اموره ۔(طبرانی اوسط، باب من بقیۃ من اول اسمہ میم من، جلد۸، ص۱۸۱،نمبر۸۳۳۳)

ترجمہ :حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی آدمی کوئی کام کرنا چاہے تو کسی مسلمان سے مشورہ کرلے، تو اچھے کام کرنے کا اللہ اس کو توفیق دے دیں گے

3۔۔ان المسور بن مخرمة اخبره ان الرهط الذين ولاهم عمر اجتمعوا فتشاروا فقال لهم عبد الرحمن لست بالذى انافسكم عن هذا الامر و لكنكم ان شئتم اخترت لكم منكم ۔(بخاری شریف، کتاب الاحکام، کیف یبایع الامام الناس، ص۱۲۴۱، نمبر۷۲۰۷)

ترجمہ : حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں، حضرت عمرؓ نے جن لوگوں کو امیر منتخب کرنے کی ذمہ داری دی تھی، وہ لوگ جمع ہوئے اور مشورہ کیا، تو ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ، مجھے اس امارت لینے کی خواہش نہیں ہے، لیکن اگر آپ لوگ چاہیں تو تم ہی میں سے ایک کو منتخب کردوں

اس قول صحابی میں ہے کہ حضرات صحابہ نے حضرت عثمانؓ کو امیر منتخب کرنے کا مشورہ فرمایا۔

ان آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شوریٰ ضروری ہے

امیر ہونے کی دلیل

3۔۔و اذا جآء ھم امر من الامن او الخوف اذا عوا بہ و لو ردوہ الی الرسول و الی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم۔(سورت النساء۴،آیت۸۳)

ترجمہ : اور جب ان کو کوئی بھی خبر پہنچتی ہے، چاہے وہ امن کی ہو یا خوف پیدا کرنے والی، تو یہ لوگ اسے تحقیق کے بغیر پھیلانا شروع کر دیتے ہیں، اور اگر یہ اس خبر کو رسول کے پاس، یا اصحاب اختیار کے پاس لے جاتے تو ان میں سے جو لوگ اس کی کھوج نکالنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کر لیتے۔

اس آیت میں اولی الامر، سے اشارہ ہے کہ کوئی امیر ہو۔

4۔۔عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا کان ثلاثۃ فی سفر فلیؤمروا أحدھم ، قال نافع فقلنا لابی سلمۃ فانت امیرنا ۔(ابوداود شریف، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون یؤمرون احدھم،ص۳۷۷،نمبر۲۶۰۹)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر سفر میں تین آدمی بھی ہو تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لے، حضرت نافع نے فرمایا کہ، ہم نے ابو سلمہؓ کو کہا کہ آپ ہمارے امیر ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا میرے امیر کی اطاعت کریں

اس کے لئے یہ حدیثیں ہیں

5۔۔سمع ابا هريرة يقول ان رسول الله قال من اطاعنى فقد اطاع الله و من عصانى فقد عصى الله و من اطاع اميرى فقد اطاعنى ، و من عصى اميرى فقد عصانى ۔(بخاری شریف، کتاب الاحکام ،باب قول اللہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول، والی الامر منکم ،ص ۱۲۲۸، نمبر ۷۱۳۷)

ترجمہ :حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی،، اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی

6۔۔عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال من اطاعنى فقد اطاع الله و من يعصينى فقد عصى الله و من يطع الامير فقد اطاعنى ، و من يعص الامير فقد عصانى ،(مسلم شریف، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمھا فی المعصیة، ص ۸۲۴، نمبر ۱۸۳۵/ ۴۷۴۷)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ حضور ؐ سے نقل کرتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا، جس نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو گویا کہ اس نے میری نافرمانی کی۔

ہر حال میں امیر کی اطاعت کرنی ہے

7۔۔عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ ﷺ علی السمع و الطاعۃ فی المنشط و المکرہ ۔(بخاری شریف، کتاب الاحکام، کیف یبایع الامام الناس، ص ۱۲۴۰، نمبر ۷۱۹۹)

نیک کام میں امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہے

8۔۔عن علی ..فذکر للنبی ﷺ فقال ...انما الطاعۃ فی معروف ۔(بخاری شریف، کتاب الاحکام ، باب السمع والطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ ،ص ۱۲۳۰، نمبر ۷۱۴۵ / مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ ،ص ۸۲۶، نمبر ۱۸۴۰ / ۴۷۶۵)

ترجمہ : حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ۔۔۔حضور ؐ کے سامنے ذکر کیا تو حضور ؐ نے فرمایا ۔۔۔نیک کام میں امیر کی اطاعت ہوگی

امیر گناہ کا حکم دے تو اب اس کی اطاعت نہیں کرنی ہے

اس کے لئے حدیثیں یہ ہیں

9۔۔عن عبد اللہؓ عن النبی ﷺ قال السمع و الطاعة علی المرء المسلم فیما احب و کرہ ما لم یؤمر بمعصیة ، فاذا أمر بمعصیة فلا سمع و لا طاعة ۔(بخاری شریف، کتاب الاحکام ،باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصیة ،ص۱۲۲۹،نمبر۷۱۴۴)

ترجمہ :حضور ﷺ سے روایت ہے کہ مسلمان آدمی پر امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے، چاہے اس کو پسند ہو یا نا پسند کرے، جب تک گناہ کا حکم نہ دے، اگر وہ گناہ کا حکم دے تو نہ اس کی بات سننی ہے،اور نہ اس کی اطاعت ہے

10۔۔عن ابن عمر عن النبی ﷺ انہ قال علی المرء المسلم السمع و الطاعة فیما احب و کرہ الا ان یؤمر بمعصیة ، فان أمر بمعصیة فلا سمع و لا طـــــاعة ۔(مسلم شریف، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمھا فی المعصیة،ص۸۲۶،نمبر۱۸۳۹/۴۷۶۳)

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن عمر حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے فرمایا،مسلمان آدمی پر سننا اور اطاعت کرنا ہے، چاہے پسند کرے،اور چاہے نا پسند کرے،ہاں اگر گناہ کا حکم دے تو اب اس کی بات نہ سننی ضروری ہے اور نہ ماننی ضروری ہے

جو پہلا امیر ہو گیا ہو اس کی اطاعت کریں

11۔قاعدت ابا هريرة ..،عن النبی ﷺ ...و ستكون خلفاء فتكثر ، قالوا فما تأمرنا ؟قال فوا بيعة الاول فالاول ، و اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم ۔(مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب وجوب الوفاء ببیعۃ الخلیفۃ الاول فالاول ،ص ۸۲۷،نمبر۱۸۴۲/۴۷۷۳)

ترجمہ: ہم لوگ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس تھے ۔۔، وہ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں ۔۔۔آپ نے فرمایا کہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے ،صحابہ نے پوچھا آپ کا کیا حکم ہے،تو حضورؐ نے فرمایا کہ، پہلی بیعت کی وفاداری کرو،،اوران کوان کا حق دو،،ان امیروں نے اپنے رعایا کی کیسی نگرانی کی ہے، یہ اللہ ان سے پوچھیں گے [آپ اس کے ذمہ دار نہیں ہیں]

12۔۔عن ابی هريره قال قال رسول الله ﷺ...فما يكون يا رسول الله ! قال تكون خلفاء فيكثروا!قالوا فكيف نصنع ؟ قال اوفوا بيعة الاول فالاول ، ادوا الذی عليكم فسيسألهم الله عز و جل عن الذی عليهم (ابن ماجہ شریف، کتاب الجہاد، باب الوفاء بالبیعۃ ،ص ۴۱۵،نمبر ۲۸۷۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔۔یا رسول اللہ کیا ہوگا، آپ نے فرمایا کہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہ نے پوچھا کہ ایسی حالت میں ہم کیا کریں؟، حضورؐ نے فرمایا کہ جس سے پہلے بیعت کی ہے اس کی حمایت کرو، تم پر جو حق ہے اس کو ادا کرو، امیروں پر جو حق ہے اللہ خود ہی ان سے پوچھ لیں گے [تم اس بارے میں نہ پڑو]

دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ
دو کمیٹیاں بنتی ہیں اور جوتیاں چلتی ہیں

مولانا ساجد صاحب پچھلی دو حدیثوں میں حضور نے یہی مشورہ دیا بلکہ آپ نے حکم فرمایا کہ پہلے امیر کو مانوا، اگر وہ کچھ غلطی بھی کرر ہے ہیں تو اس کا حساب خود اللہ لے گا، تم لوگ اس پھرے میں مت پڑو کہ امیر کیوں ایسا کرر ہے ہیں، یا بہت چھوٹی چھوٹی باتوں کی اصلاح میں مت پڑو، ہاں گناہ کبیرہ اعلانیہ کرر ہا ہو، یا گناہ کبیرہ کا حکم کرر ہا، اب اس کو معزول کرنے کی کوشش کرو، اس سے پہلے چھوٹی چھوٹی باتوں کی اصلاح کرنے جاوگے تو جھگڑا ہوگا، اور دونوں ادارے تباہ ہو جائیں گے۔

عزیز دیکھنے میں یہی آرہا ہے کہ بزرگ کے مرنے کے بعد، بعد والوں میں کچھ کمی رہتی ہے، اس لئے بزرگ ہی کے معتقدین، یا ان کی اولاد اصلاح کی نیت سے آگے آتی ہے، اپنے ادارے کا نام بہت اچھار کھتے ہیں، اور خوب تقوی بھی دکھلاتے ہیں، پہلی پارٹی کی خامیاں اجاگر کرنے کے لئے قرآن اور حدیث کے ایسے ایسے دلائل لاتے ہیں کہ ان کو توڑنا مشکل ہوتا ہے

لیکن پہلی پارٹی نہیں مانتی ہے، کیونکہ اس گروپ میں بھی بہت لوگ ہوتے ہیں، سب کے عہدے ، اور روزی روٹی کا مسئلہ ہوتا ہے ، اس لئے امیر بھی نہیں مانتا، اور ان کے پیچھے جو لوگ ہیں وہ بھی نہیں مانتے، وہ بھی اچھے اچھے دلائل لاتے ہیں، اور ہر ہر دلیل اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ اس کا توڑنا مشکل ہوتا ہے

پھرلڑائیاں چلتی ہیں ، اورخوب چلتی ہیں ، اور دونوں ادارے برباد ہو جاتے ہیں ، ہم جیسے عوام حسرت کے ساتھ دیکھتے رہتے ہیں ، لیکن چونکہ دونوں طرف وقت کے بڑے بڑے دقاق علماء ہوتے ہیں اس لئے ان سے بات بھی نہیں کر سکتے ، صرف سسکیئے ، اورآنسو بہائے ، اورادارے کو برباد ہوتا دیکھئے

ان میں سے کسی پارٹی کی یہ تمنا نہیں ہوتی کہ چلو صلح کرلیں ، اپنا حق چھوڑ دیں تا کہ ادارہ بھی بچے اورامت بھی خسارے سے بچے بس ہر آدمی اپنی اپنی دلیل دینے پر تلا ہوا ہے

ایسا بھی دیکھا کہ کبھی صلح کرنے کی بات بھی کرتے ہیں تو ذہین لوگ ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں کہ اگر وہ مان لے تو دوسری پارٹی ذلیل ہو کر قبر میں پہنچ جائے ، اور یہ داغ دھونے سے بھی نہیں دھلے

اسی بڑے بڑے انتشار سے بچانے کے لئے حضورؐ نے فرمایا کہ کئی خلیفہ ہوں ، اور پہلے خلیفہ میں تھوڑی سی خامی بھی ہو تو اس کو برداشت کرو ، اوراسی کی حمایت کرتے رہو ۔اس میں جھگڑا نہیں ہوگا اور بنا بنایا ادارہ بچ جائے گا

امیر واضح کفر اختیار کرے تب وہ معزول ہو جائے گا

13۔۔عن جنادة بن ابی امیة ...سمعته من رسول الله ﷺ قال دعانا رسول الله ﷺ فبایعناہ، فکان فیما اخذ علینا ان بایعنا علی السمع و الطاعة فی منشطنا و مکرھنا و عسرنا و یسرنا و أثرة علینا و ان لا ننا زع الامر اھله ، قال الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من الله فیه برھان ۔ (مسلم شریف، کتاب الامارۃ، ص۸۲۶، نمبر۱۸۴۰/ ۴۷۷۱)

ترجمہ : حضرت جنادہ بن ابی امیہ فرماتے ہیں ۔۔۔میں نے حضورؐ سے سنا ہے، ہم لوگوں کو حضورؐ نے بلایا، تو ہم نے آپ سے بیعت کی، ہم سے اس بات پر عہد لیا کہ ہم بات سنیں گے بھی اوراطاعت بھی کریں گے، چستی کی حالت میں، اورنا پسندیدگی کی حالت میں بھی، تنگی میں اور آسانی میں، اورزخمی ہونے کی حالت میں، اوراہل سے اس کا معاملہ نہ چھینو جب تک کہ اس میں واضح کفر نہ دیکھو، جس کے لئے اللہ کے پاس سے تمہارے لئے دلیل ہو۔

اس حدیث میں ہے کہ واضح کفر ہو، یا گناہ کبیرہ، مثلا کفر، چوری، زنا، قتل، شراب پینے جیسے گناہ میں مبتلاء تو اب اس امیر کو معزول کرنے کی سوچو۔

واللہ اعلم بالصواب

۔ابوحسان، غفرلہ ۲۵/۳/ ۲۰۱۸ء